سوال

(45) نبی ﷺ کے نام کی قسم اٹھانا جائز نہیں ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کچھ لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کی قسم اٹھاتے ہوئےکہتے ہیں: قسم ہے نبی کی اور تیری زندگی کی۔۔ تو اس کا شریعت میں کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

کسی چیز کی قسم اٹھانا اس کی تعظیم اور عبادت کے معنیٰ میں ہے۔ اس لیے اللہ عزوجل کے علاوہ کسی اور کی قسم اٹھانا جائز نہیں ہے جیسے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: ''جس نے اللہ کے علاوہ کسی اور کی قسم اٹھائی اس نے کفر کیا یا شرک کیا۔'' (سنن ترمذی، کتاب النذور والایمان باب کراہیة الحلف بغیر اللہ، حدیث 1535، صحیح المستدرک للحاکم: 330/4 حدیث 7814، صحیح علی شرط الشیخین مسند احمد بن حنبل: 125/2 حدیث 6072) اور فرمایا: ''اپنے باپ دادوں کی قسمیں مت اٹھایا کرو، جس نے قسم اٹھانی ہے، اسے چاہیئے کہ اللہ کی قسم اٹھائے یا خاموش رہے۔''

(صحیح البخاری، کتاب القدر، باب لا تحلفوا بآبائکم، حدیث: 6270۔ صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب النہی عن الحلف بغیر اللہ تعالیٰ، حدیث 1646۔ مسند احمد بن حنبل: 2/7، حدیث 4523 اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے: ''مجھے اللہ کے نام سے جھوٹی قسم اٹھا لینا زیادہ پسند ہے اس سے کہ غیر اللہ کے نام سے کوئی سچی قسم اٹھاؤں۔'' (المعجم الکبیر للطبرانی: 183/9، حدیث 8921) انہوں نے یہ اس لیے کہا کہ جھوٹ کا گناہ، شرک جیسے جھوٹ کے مقابلے میں ہلکا ہے۔ غیر اللہ کے نام سے سچی قسم اٹھانا شرک ہے، اور اللہ کے نام سے جھوٹی قسم ایک گناہ ہے اور جھوٹ۔ شرک کی برائی، جھوٹ بولنے کی برائی سے بہت بڑی ہے اس لیے جناب ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ''مجھے اللہ کے نام کی جھوٹی قسم اٹھا لینا پسند ہے بجائے اس کے کہ غیر اللہ کے نام کی کوئی سچی قسم اٹھاؤں۔''

غیر اللہ کے نام کی قسم حرام ہے اور شرک۔ مگر یہ شرک اصغر ہے۔ اگر یہ قسم اٹھانے والا اس کی، جس کی یہ قسم اٹھا رہا ہو اسی طرح اور اتنی ہی تعظیم کرتا ہو جتنی کہ اللہ عزوجل کی تعظیم ہے جیسے کہ آج کل قبر پرستوں کا حال ہے کہ قبروں والوں کی یا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قسم اٹھا لیتے ہیں اور ان کی ویسی ہی تعظیم کرتے ہیں جیسے کہ اللہ کی تعظیم ہوتی ہے، ان سے دعائیں کرتے ہیں، ان سے امیدیں رکھتے ہیں، ان سے ڈرتے ہیں جیسے کہ اللہ سے ڈرنا چاہیئے بلکہ اس سے بھی بڑھ کر، تو یہ شرک اکبر بن جاتی ہے۔ اصل میں یہ مسئلہ قسم اٹھانے والے کی دلی کیفیت اور اس کے مقصد اور نیت سے تعلق رکھتا ہے۔ بہرحال ہے یہ شرک۔ شرک اکبر بنے یا شرک اصغر۔ یہ عمل انتہائی خطرناک ہے، بہت بڑا گناہ ہے۔ اگر کسی مسلمان سے ایسی کوئی بات ہو گئی ہو تو اسے فوراً اللہ کے سامنے توبہ کرنی چاہیئے اور آئندہ کے لیے قسم اٹھانی ہو تو صرف اللہ کے نام کی قسم اٹھائے، نہ کہ کسی نبی کی یا امانت (یا ایمان) کی، نہ کعبہ کی، نہ کسی کی زندگی کی اور نہ کسی کے حق وغیرہ کی۔ کیونکہ ان سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے اور اس سے ایمان میں کمی ہوتی اور عقیدے میں خرابی آ جاتی

ہے۔

اور جب کوئی کسی کو سنے کہ وہ غیر اللہ کے نام سے قسم اٹھا رہا ہے تو چاہئے کہ اسے سمجھائے اور نصیحت کرے اور اسے بتائے کہ یہ کام شرک ہے اور اس طرح کی قسم اٹھانا جائز نہیں ہے۔ حتیٰ کہ مسلمان اس مسئلہ سے آگاہ ہو جائیں کہ یہ کام گناہ ہے اور پھر اس سے بچنے کی کوشش کریں۔

اور حقیقت یہ ہے کہ یہ اور اس کے بہت سے گناہ لوگوں کی غفلت کی وجہ سے پھیل رہے ہیں اور انہیں بتایا نہیں جاتا اور مسائل کی وضاحت نہیں کی جاتی، پھر یہ بری عادتیں غالب آ جاتی ہیں اور اگر ان کی تردید نہ کی جائے تو یہ اور پھیلتی چلی جاتی ہیں۔ (صالح فوزان)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

احکام و مسائل، خواتین کا انسائیکلوپیڈیا

صفحہ نمبر 93

محدث فتویٰ